معاشرتی علوم

جغرافیہ

نوٹ: معروضی مشق کتاب پر حل کریں۔

باب نمبر1: زمین کی اندرونی ساخت

س2۔ فالٹس کی اقسام بیان کریں۔

ج: زمین میں موجود بڑی دڑاڑیں یا شگافوں کو فالٹ کہا جاتا ہے۔ فالٹ بننے کا عمل عموماً کمزور جگہ پر ہوتا ہے

نارمل فالٹ: نارمل فالٹ میں قشر الارض کے ٹکڑے مخالف سمت میں حرکت کرتے ہیں اور بالائی تہوں کے ہٹ جانے سے لاوا زمین کے کمزور حصوں سے باہر نکل آتا ہے اور آتش فشانی عمل وقوع پذیر ہوتا ہے۔

ٹرانسفار مر فالٹ: جب پلیٹوں کے ٹکڑے آگے پیچھے حرکت کرتے ہیں تو آپس میں رگڑ کھاتے ہیں۔ اس طرح کا فالٹ ٹرانسفار مر فالٹ کہلاتا ہے۔ اس فالٹ میں زمین کا کوئی حصہ اوپر یا نیچے حرکت نہیں کرتا۔

ریورس فالٹ: ریورس فالٹ اس وقت بنتا ہے جب پلیٹیں ایک دوسرے کی طرف حرکت کرتی ہیں۔ اس طرح درمیان میں دباؤ کی وجہ سے زلزلے آتے ہیں اور آتش فشانی عمل ہوتا ہے۔ اس طرح پلیٹوں کے ایک دوسرے کی قریب آنے سے عموماً پہاڑ بنتے ہیں۔

س3۔ زلزلوں کے اثرات کی وضاحت کریں۔

ج: زلزلوں سے عمارتیں تباہ ہو جاتی ہیں۔ لوگ زخمی ہو جاتے ہیں، جانی اور مالی نقصان بھی ہوتا ہے۔

i۔ ذرائع آبپاشی متاثر ہوتے ہیں، کھڑی فصلیں تباہ ہو جاتی ہیں۔
ii۔ بجلی، گیس اور پانی کا نظام درہم برہم ہو جاتا ہے۔
iii۔ بجلی اور گیس کی وجہ سے بعض اوقات آگ بھی لگ جاتی ہے۔
iv۔ امدادی کاروائیوں میں دشواری آتی ہے۔
v۔ زلزلوں سے سیلاب آنے کا بھی خطرہ ہوتا ہے۔
vi۔ سڑکیں اور پل وغیرہ تباہ ہونے سے ذرائع آمد و رفت کی سہولتیں متاثر ہوتی ہیں۔

س4۔ زلزلہ ماپنے والے آلات کی وضاحت کریں۔

ج: زلزلے کی شدت کی پیمائش کے لیے ایک آلہ استعمال کیا جاتا ہے۔ جو سیسمو گراف (Seismograph) کہلاتا ہے۔ زلزلے کی شدت کا اندازہ ایک پیمانے سے ہوتا ہے جسے ریکٹر سکیل (Richter Scale) کہتے ہیں۔ اس کی درجہ بندی ایک سے دس تک کی جاتی ہے۔ اگر زلزلے کی شدت زیادہ ہو تو ریکٹر سکیل پر درجہ بھی زیادہ ہوگا۔

باب نمبر2: عریاں کاری

س۔ عریاں کاری کی تعریف کریں۔

ج: زمین کی بالائی سطح کو ٹوٹنے پھوٹنے اور اس کے زیریں حصوں کی سطح ظاہر ہونے کے عمل کو عریاں کاری کہلاتا ہے۔

س۔ عمل کٹاؤ کی تعریف کریں۔

ج: سطح زمین کے نقوش کی تراش و خراش کی عمل کٹاؤ کہتے ہیں۔

س4۔ عمل کٹاؤ کی وجوہات لکھیں۔

ج: عمل کٹاؤ سطح زمین کے نقوش کی تراش و خراش کو کہتے ہیں۔ اس عمل کو زیادہ تر دریا، گلیشیئر، ہوا اور ساحلی لہریں سرانجام دیتے ہیں۔ اس

لیے ان عوامل کو کٹاؤ کے رکن کہتے ہیں۔ کٹاؤ میں نقل و حمل کا کردار بہت اہم ہے۔ یہ چٹانی مواد کو متحرک کرتا ہے۔ نقل و حمل کے دوران چھوٹے اور بڑے چٹانی ٹکڑے آپس میں ٹکراتے ہیں اور وہ آکر چھوٹے ہوتے ہوتے ریزہ ریزہ ہو جاتے ہیں۔ یہ ذہن نشین رہے کہ عمل کٹاؤ، عمل فرسودگی اور تودی زیاں کے بعد شروع ہوتا ہے۔ عمل فرسودگی اصل میں سطح زمین پر مواد کو کمزور اور شکستہ حالت میں تبدیل کرتی ہے اور تودی زیاں سے یہ مواد نیچے ڈھلان کی جانب حرکت کرتا ہے۔

س5۔ زراعت، آبپاشی، انسانی بستیوں اور ٹرانسپورٹ کے نظام پر عمل کٹاؤ اور تودی زیاں کے اثرات بیان کریں۔

ج: زراعت، آبپاشی، انسانی بستیوں اور ٹرانسپورٹ پر عمل کٹاؤ اور تودی زیاں کے اثرات کو ذیل میں بیان کیا گیا ہے۔

زراعت پر اثرات: ندی نالوں اور کچی نہروں پر مشتمل آبپاشی کا نظام مسلسل پانی کے کٹاؤ کا شکار رہتا ہے۔ پانی کے عمل سے سطح زمین پر موجود مٹی کی زرخیز تہہ آہستہ آہستہ کٹاؤ کا شکار ہوتی رہتی ہے اور پانی زرخیز مٹی کو بہا کر لے جاتا ہے۔ ایسی زمین پر نباتات کی افزائش کی شرح کم ہو جاتی ہے۔ فصلوں کی پیداوار کمی ہوتی ہے۔

آبپاشی پر اثرات: پانی کے عمل کٹاؤ سے مٹی کی بڑی مقدار نہروں کے فرش پر جمع ہو جاتی ہے اور نہروں میں پانی کی مقدار کم ہو جاتی ہے۔ پانی کے ساتھ زمینی مواد کی مسلسل منتقلی سے ڈیموں کی سطح مٹی سے بھر جاتی ہے جس سے ڈیموں میں پانی ذخیرہ کرنے کی گنجائش کم ہو جاتی ہے۔

انسانی بستیوں پر اثرات: پہاڑی علاقوں میں مٹی اور کیچڑ کے بہاؤ اور لینڈ سلائیڈنگ سے اکثر جانی و مالی نقصان ہوتا ہے۔ 1985ء میں کولمبیا میں مٹی کے تودے گرنے سے کئی دیہات اس کے ملبے کے نیچے دب گئے۔

ٹرانسپورٹ کے نظام پر اثرات: پہاڑی علاقوں میں مٹی کا بہاؤ اور لینڈ سلائیڈنگ ہوتی رہتی ہے جس سے سڑکیں بند ہو جاتی ہیں اور پہاڑی علاقوں میں رہنے والوں کا رابطہ ختم ہو جاتا ہے۔ ٹریفک کا نظام متاثر ہوتا ہے۔

س6: عمل کٹاؤ اور تودی زیاں کے اثرات کو کم سے کم کرنے کے لیے تجاویز دیں۔

ج: درج ذیل تجاویز پر عمل کرنے سے کٹاؤ اور تودی زیاں کے اثرات کو کم سے کم کیا جا سکتا ہے۔

- i۔ نہروں اور ندی نالوں کے کناروں پر درخت لگانا بہت ضروری ہے تاکہ عمل کٹاؤ کو کسی حد تک روکا جائے۔
- ii۔ زرعی اراضی کا ہموار ہونا بہت ضروری ہے تاکہ پانی مٹی کو بہا کر نہ لے جائے۔
- iii۔ پہاڑ کی ڈھلانوں پر جنگلات کو کٹنے سے روکا جائے اور زیادہ سے زیادہ درخت لگائے جائیں۔
- iv۔ آبادیاں ایسے علاقوں میں نہ بنائی جائیں جہاں عمل کٹاؤ اور تودی زیاں کا خطرہ ہو۔
- v۔ پہاڑی علاقوں میں سڑکوں کے ساتھ مضبوط دیواریں بنائی جائیں۔
- vi۔ پہاڑی علاقوں میں بلند و بالا عمارتیں نہ بنائی جائیں، خاص طور پر وہاں جہاں ڈھلان زیادہ ہو۔

باب نمبر 3: کرہ ہوائی کا تعارف

س3۔ کرہ ہوائی کی تہ دار ساخت کی وضاحت کریں؟

ج: درجہ حرارت کے لحاظ سے کرہ ہوائی کو درج ذیل تہوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔

ٹروپوسفیئر: زمین کے قریب موجود کرہ ہوائی کہ تہ ٹروپوسفیئر کہلاتی ہے۔ یہ زمین پر موجود تمام زندگی کے لیے ضروری ہے۔ اس کی وجہ سے زمین پر ہر طرح کی سرگرمیاں جاری ہیں۔ اس میں تمام موسمی کیفیات رونما ہوتی ہیں جس میں بادل، بارش، ہوائیں، حرارت وغیرہ کرۂ ارض کو ایک متوازن ماحول مہیاء کرتی ہیں۔

سٹریٹوسفیئر: کرہ ہوائی کی یہ تہ ٹروپوسفیئر کے اوپر واقع ہے۔ اس میں درجہ حرارت بلندی کی جانب کم ہونے کی بجائے زیادہ ہوتا ہے اور اس کی آخری حد میں درجہ حرارت قریباً صفر درجہ سینٹی گریڈ کے قریب پہنچ جاتا ہے۔ سٹریٹوسفیئر تہ میں اوزون گیس بڑی مقدار میں موجود ہے۔

میزوسفیئر: میزوسفیئر تہ کے اوپر واقع ہے۔ اس حصے میں درجہ حرارت بلندی کی جانب دوبارہ کم ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ میزوسفیئر

کی آخری حد ہوا کا درجہ حرارت قریباً منفی 100^o سینٹی گریڈ تک پہنچ جاتا ہے۔

تھرموسفیئر: تھرموسفیئر تہ 80 کلومیٹر سے لے کر کرہ ہوائی کی آخری حدود تک پھیلی ہوئی ہے۔ کرہ ہوائی کے اس حصے میں درجہ حرارت بلندی کی طرف بڑھنا شروع ہو جاتا ہے۔

س4۔ سطح زمین پر آب و ہوا میں تبدیلی کی وضاحت کریں۔

ج: انسانی سرگرمیوں کی وجہ سے کرہ ارض کی آب و ہوا تبدیل ہو رہی ہے۔ انسان اپنی ضرورت کے لیے سڑکیں، عمارتیں اور ڈیم وغیرہ بناتا ہے۔ آب و ہوا میں تبدیلی کے ممکنہ خطرات پر 2009ء میں ڈنمارک کے دارالحکومت کوپن ہیگن میں ایک بین الاقوامی کانفرنس منعقد ہوئی، جس میں دنیا کے بہت سے ممالک نے شرکت کی۔ کانفرنس میں کاربن ڈائی آکسائیڈ کے اخراج میں کمی کے حوالے سے اہم فیصلے کیے گئے تاکہ زمین پر درجہ حرارت کے بڑھتے ہوئے رجحان کو روکا جاسکے۔

کاربن ڈائی آکسائیڈ اور دوسری گیسیں زمین سے خارج ہونے والی حرارت کو جذب کر لیتی ہیں جس سے کرہ ہوائی کا درجہ حرارت بڑھ جاتا ہے جو زمین پر زندگی کے لیے نقصان دہ ہے۔ اس طرح دنیا کی آب و ہوا متاثر ہو رہی ہے اور اس میں تبدیلی رونما ہو رہی ہے۔ جب آتش فشاں پھٹتے ہیں تو گرد و غبار اور گیسیں وغیرہ بڑی مقدار میں کرہ ہوائی میں داخل ہو جاتے ہیں جس سے آب و ہوا میں تبدیلیاں رونما ہوتی ہیں۔

س5۔ اوزون کی تہ کی اہمیت بیان کریں۔

ج: کرہ ہوائی کی ایک گیس اوزون ہے۔ اوزون قدرتی طور پر پیدا ہوتی ہا ور ختم بھی ہوتی ہے۔ اوزون کی تہ کرہ ہوائی کے بالائی حصے میں موجود ہے۔ اوزون گیس (O_3) بالا بنفشی شعاعوں کو جذب کرتی ہے اور اسے فلٹر کرنے کے بعد زمین تک پہنچاتی ہے۔ اس طرح انسانی زندگی الٹراوائلٹ شعاعوں سے محفوظ رہتی ہے۔ یہ جلد کے کینسر اور آنکھوں کی بیماریوں کا سبب بنتی ہیں۔

س6۔ اوزون کی کمی پر قابو پانے کے لیے اقدامات تجویز کریں۔

ج: گزشتہ چند سالوں میں مختلف ممالک کے اقدامات کی وجہ سے بہتر نتائج سامنے آئے ہیں۔ ناسا (NASA) اور دوسرے ذرائع سے حاصل ہونے والی زمینی معلومات سے یہ پتہ چلا ہے کہ اوزون گیس کے کم ہونے کی رفتار سست ہو گئی ہے۔ اس کی بڑی وجہ پہلے سی ایف سی گیس کے استعمال میں کمی اور پھر اس پر مکمل پابندی ہے۔ اب سی ایف سی گیس کی جگہ دوسری گیسیں استعمال ہو رہی ہیں۔ مثال کے طور پر ایچ سی ایف گیس استعمال ہو رہی ہے جو کاربن، ہائیڈروجن، کلورین اور فلورین گیسوں کا مرکب ہے۔ یہ گیس سی ایف سی گیس کی نسبت کم مضر ہے۔ امید کی جاسکتی ہے کہ اس صدی کے وسط تک ہم اوزون گیس کو بچانے میں کامیاب ہو جائیں گے۔

باب نمبر4: کرہ ہوائی کا درجہ حرارت

س1۔ درجہ حرارت کی اُفقی تقسیم بیان کریں۔

ج: استوائی خطے میں سارا سال درجہ ذیل درجہ حرارت زیادہ رہتا ہے اور خوب گرمی پڑتی ہے۔ اس کے برعکس قطبی علاقوں میں شدید سردی پڑتی ہے۔ درجہ حرارت کی اس غیر مساوی تقسیم کو درجہ حرارت کی افقی تقسیم کہا جاتا ہے۔ سطح زمین کو درجہ حرارت کی افقی تقسیم کو تین منطقوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔

منطقہ حارہ: منطقہ حارہ ایک گرم خطہ ہے جو استوا کے دونوں جانب پھیلا ہوا ہے۔

منطقہ معتدلہ: منطقہ معتدلہ نصف کرہ شمالی میں اور دائرہ قطب جنوبی تک پھیلا ہوا ہے۔ یہ خطہ نہ زیادہ گرم ہے اور نہ زیادہ سرد۔

منطقہ باردہ: منطقہ باردہ نصف کرہ شمالی جنوبی قطب کے درمیان ہے۔ یہ خطہ بہت ہی زیادہ سرد ہے۔

س2۔ درجہ حرارت کی عمودی تقسیم بیان کریں۔

ج: زمین کرہ ہوائی کے نچلے حصے کو گرم کرتی ہے اور پھر یہ حرارت بالائی ہوائی کرے تک پہنچتی ہے اس سے یہ بات ثابت ہو جاتی ہے کہ زیریں کرہ زیادہ گرم ہے اور جیسے جیسے ہم اوپر کی طرف جائیں درجہ حرارت کم ہو جاتا ہے۔ یہ حرارت کی عمودی تقسیم کہلاتی ہے۔ ہر ایک ہزار میٹر کی بلندی

پر اوسط 6.5 درجے سینٹی گریڈ درجہ حرارت کم ہو جاتا ہے۔ سطح زمین پر کہیں سمندر، کہیں صحرا کہیں میدان اور پہاڑ وغیرہ موجود ہیں۔ اس اختلاف کی وجہ سے یہ شرح بھی تبدیل ہوتی رہتی ہے۔ صبح اور شام کے وقت سورج کی شعائیں زمین پر ترچھی پڑتی ہیں، اس لیے گرمی ہوتی ہے۔ دن کے بارہ بجے سورج کی شعائیں عموداً پڑتی ہیں، اس لیے گرمی زیادہ ہوتی ہے۔

س۔ درجہ حرارت کی تعریف کریں۔

ج: درجہ حرارت سے مراد کسی مقام کی حرارت کی شدت ہے موسمی مطالعہ میں درجہ حرارت سے مراد ہوا کا درجہ حرارت ہوتا ہے درجہ حرارت ناپنے کا آلہ تھرمامیٹر کہلاتا ہے۔

س۔ خطوط مساوی الحرارت سے کیا مراد ہے؟

ج: خطوط مساوی الحرارت کی مدد سے درجہ حرارت کی افقی تقسیم کو ظاہر کیا جاتا ہے۔

باب نمبر 5: کرہ ہوائی کا دباؤ اور ہوائیں

س 2۔ گرد باد کی اقسام کی وضاحت کریں۔

ج: ہوا میں کم دباؤ کے باعث پیدا ہونے والے بھنور، گرد باد کہلاتے ہیں۔ گرد باد کی درج ذیل اقسام ہیں۔

حاری گرد باد: حاری گرد باد سمندروں پر پیدا ہوتے ہیں۔ یہ زیادہ تر 8 درجے سے 15 درجے عرض بلد شمال و جنوب کے درمیان پیدا ہوتے ہیں۔ یہ گرد باد بہت طاقتور ہوتے ہیں۔ بحر ہند میں ان گرد بادوں کو حاری گرد باد کہتے ہیں۔

منطقہ معتدلہ کے گرد باد: منطقہ معتدلہ کے گرد باد زیادہ تر 40 درجے سے 70 درجے عرض بلد شمال و جنوب میں چلتے ہیں۔ منطقہ معتدلہ کے گردو باد عام طور پر بڑے علاقے کو گھیرے ہوئے ہوتے ہیں۔ یہ گردو باد مغربی ہواؤں کے ساتھ چلتے ہیں۔

بگولے: بگولہ ایک چھوٹا گرد باد ہے جس کا مرکزی حصہ کم جگہ پر مشتمل ہوتا ہے۔ جبکہ ہوائیں مرکزی حصہ میں بڑی تیزی کے ساتھ چلتی ہیں جہاں گہرے سیاہ بادل ہوتے ہیں۔ شمالی امریکی کے کچھ حصوں اور آسٹریلیا میں یہ تباہی لاتے ہیں۔ بگولے کے مرکزی حصے میں نمی گرد اور دوسرا مواد ہوا میں شامل ہوتا ہے اور کچھ نظر نہیں آتا۔

س 3۔ درجہ حرارت اور ہوا کے دباؤ کے درمیان تعلق بیان کریں۔

ج: درجہ حرارت اور ہوا کے دباؤ میں بہت گہرا تعلق ہے۔ جن علاقوں میں درجہ حرارت زیادہ ہوگا وہاں ہوا کا دباؤ کم ہوگا اور ایسے علاقے جہاں درجہ حرارت کم ہوگا ہوا کا دباؤ زیادہ ہوگا۔ گرمی سے ہوا پھیلتی اور ہلکی ہو جاتی ہے۔ ہوا ہلکی ہونے سے اس کا دباؤ کم ہو جاتا ہے، اس کے برعکس سردی سے ہوا سکڑتی ہے اور بھاری ہو جاتی ہے۔ بھاری ہونے کی وجہ سے اس کا دباؤ زیادہ ہو جاتا ہے۔ ہوا میں کچھ نہ کچھ آبی بخارات موجود ہوتے ہیں جو ہوا سے ہلکے ہوتے ہیں۔ ہوا میں جس قدر آبی بخارات شامل ہوتے ہیں اس قدر یہ ہوا ہلکی ہوتی ہے اور اسی قدر اس کا دباؤ کم ہوتا ہے۔ اسی اصول کی بنا پر یوں کہا جاتا ہے کہ نمدار ہوا خشک ہوا کی نسبت ہلکی ہوتی ہے اور اس کا دباؤ بھی کم ہوتا ہے۔

س۔ گرد باد کی تعریف کریں۔

ج: ہوا میں کم دباؤ کے باعث پیدا ہونے والے بھنور گرد باد کہلاتے ہیں جب زیادہ درجہ حرارت کی وجہ سے ہوا گرم ہو کر اوپر اٹھتی ہے تو وہاں ہوا کا دباؤ کم پیدا ہوتا ہے۔۔

س۔ ہوا کے دباؤ سے کیا مراد ہے؟

ج: موسم اور آب و ہوا کے مطالعے کے لیے ہوا کا دباؤ بہت اہمیت کا حامل ہے ہر مادے کی طرح بھی وزن رکھتی ہے ہوا کے اس وزن کو ہوا کا دباؤ کہتے ہیں۔

باب نمبر 6: کرہ ہوا میں رطوبت اور ریزش

س2۔ ریزش کی اہمیت بیان کریں۔

ج: ہر قسم کی ریزش پہاڑی، میدانی اور ریگستانی علاقوں میں تازہ پانی کے ذخائر میں اضافہ کے لیے اشد ضروری ہے۔ ریزش زمین کے لیے تازہ پانی کے ذخیرے کا باعث بنتی ہے۔

i۔ پہاڑی علاقوں پر بارش سے دریاؤں، ندی نالوں اور جھیلوں میں پانی کے ذخائر میں اضافہ ہوتا ہے۔

ii۔ بارش کا پانی زمین میں جذب ہو کر زیر زمین پانی کے ذخائر میں اضافہ کرتا ہے۔

iii۔ انسان، حیوان اور نباتات کی تخلیق میں سب سے اہم عنصر پانی ہے۔

iv۔ نباتات کو چند روز پانی نہ ملے تو ان کی بقا خطرے سے دوچار ہو جاتی ہے۔

v۔ اگر پانی نہ ہو تو زمین پر زندگی ممکن نہ ہو گی۔

vi۔ مختلف قسم کی صنعتوں میں پانی وافر مقدار میں استعمال ہوتا ہے۔

vii۔ زراعت میں بھی پانی ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتا ہے۔

س۔ ریزش کی تعریف کریں۔

ج: پانی کے قطروں کے مائع یا ٹھوس حالت میں کرہ ہوائی سے سطح زمین پر گرنے کو ریزش کہا جاتا ہے۔

س۔ رطوبت سے کیا مراد ہے؟

ج: کرہ ہوائی میں پانی کی موجودگی کو رطوبت کہتے ہیں۔

تاریخ

نوٹ: معروضی مشق کتاب پر حل کریں۔

باب نمبر1: مغلیہ سلطنت کی بنیاد

س3۔ شیر شاہ سوری کیسے اقتدار میں آیا؟اس نے اپنی حکومت کو کیسے مستحکم کیا؟

ج: ہمایوں کی جلاوطنی کے بعد شیر شاہ بنگال، بہار، جونپور، دہلی اور آگرے کا واحد حکمران تھا۔ مگر اسے اپنی سلطنت کو متوقع خطرات سے محفوظ رکھنے اور استحکام دینے کے لیے مزید فتوحات کی ضرورت محسوس ہو رہی تھی۔ اُس نے سب سے پہلے پنجاب کو فتح کیا۔ اُس وقت یہاں پر ہمایوں کے ایک بھائی کی حکومت تھی۔ دریائے جہلم کے پار گکھڑوں نے بڑا اودھم مچا رکھا تھا اور یہ مغلوں کے طرفدار تھے۔ ان کو کنٹرول میں رکھنے کی غرض سے شیر شاہ نے جہلم کے قریب روہتاس کے مقام پر ایک بہت بڑا قلعہ تعمیر کروایا۔ اس قلعے پر پچاس ہزار سپاہی متعین کیے۔ 1541-42 میں بنگال اور مالوہ پر قبضہ کر کے شیر شاہ نے راجپوتانہ میں کئی فتوحات کیں۔ یہاں مارواڑ کا راجا اپنی توسیع پسندی کی پالیسی پر عمل کرتے ہوئے ارد گرد کی ریاستوں پر قبضہ کر رہا تھا۔ شیر شاہ نے محسوس کیا کہ اس راجے کے بڑھتے ہوئے اثر سے کسی بھی وقت خطرہ لاحق ہو سکتا ہے۔ شیر شاہ نے اجمیر کے قریب راجا کو فوجوں کا سامنا کیا۔ اس لڑائی میں ایک ایسا بھی موقع آیا کہ جب سیر شاہ کی ہار یقینی ہو چکی تھی۔ شیر شاہ نے اپنے عسکری تجربے اور ہوشمندی سے کام لیتے ہوئے معاملے کو سنبھالا اور راجپوتوں کو شکست دی۔ اس کے بعد ارد گرد کے علاقہ جات فتح کرنے کے بعد شیر شاہ اپنے دارالحکومت لوٹ آیا۔

س6۔ شیر شاہ سوری کے جانشینوں اور ان کے زوال کا حال بیان کریں۔

ج: 1945ء میں شیر شاہ سوری کے انتقال کے بعد اس کا بیٹا اسلام شاہ سوری تخت نشین ہوا۔ اس نے اپنے آٹھ سالہ دورِ حکومت میں اپنے والد کے کام کو آگے بڑھایا۔ وہ اعلیٰ انتظامی قابلیت کا مالک اور تجربہ کار جرنیل تھا۔ اس کے دور میں کئی علاقوں میں بغاوتیں شروع ہو گئیں لیکن اس نے ان بغاوتوں کو سختی سے کچل دیے۔ اسلام شاہ سوری نے 1553ء میں وفات پائی اور اس کا بارہ سالہ بیٹا فیروز شاہ سوری اس کا جانشین بنا مگر اُسے اُس کے ماموں نے قتل کروا کے عادل شاہ لقب سے حکومت کرنا شروع کر دی تھی۔ عادل شاہ ایک بزدل انسان تھا اور حکومت کا کاروبار چلانے کی اہلیت نہیں رکھتا تھا۔ اس عرصے میں برصغیر انتظامی اور سیاسی لحاظ سے ٹوٹ پھوٹ کا شکار رہا۔ ملک میں بغاوتیں ہو گئیں جس پر عادل قابو نہ پا سکا۔ پنجاب میں سکندر سوری کو شکست دی اور پھر آگے بڑھ کر دہلی اور آگرہ پر قبضہ کر لیا۔ ہمایوں کی وفات کے بعد اس کا بیٹا اکبر تخت نشین ہوا۔

باب نمبر2: مغلیہ سلطنت کا استحکام

س1۔ مغلیہ سلطنت کے پھیلاؤ اور استحکام میں جلال الدین محمد اکبر کا کردار بیان کریں۔

ج: کابل میں اکبر کو اطلاع ملی کی عادل شاہ سوری کے وزیر ہیموں بقال نے دہلی اور آگرہ پر قبضہ کر لیا ہے۔ اکبر نے اپنے خیر خواہ اور وفادار اُمرا کا ایک اجلاس منعقد کیا۔ اکبر نے بیرم خان کے مشورے کے مطابق فوج کو دہلی کی طرف روانہ کرنے کا حکم دیا۔ فوج کے ایک دستے نے ہیموں کے توپخانے پر قبضہ کر لیا۔ اس طرح باقاعدہ لڑائی سے پہلے ہی ہیموں کی فوجی طاقت کو شدید دھچکا پہنچ گیا۔

1556ء میں دونوں افواج کا آمنا سامنا پانی پت کے میدان میں ہوا۔ لڑائی شروع ہوئی توپ خانے کے نہ ہونے کے باوجود ہیموں کی فوج نے مغل فوج پر ایک بڑا حملہ کیا، جس نے مغلوں کی فوج کے دائیں اور بائیں جانب کی فوجی صفوں کو ہلا کر رکھ دیا۔ اس دوران ایک تیر ہیموں کی آنکھ میں لگا اور وہ بے ہوش ہو کر ہاتھی کے ہودج میں گر پڑا۔ اس کے مہاوت نے فوری طور پر ہاتھی کو میدانِ جنگ سے باہر لے جانے کی کوشش کی مگر کامیاب نہ ہو سکا۔ آخر ہیموں گرفتار کر لیا گیا۔ اُسے اکبر کے سامنے پیش کیا گیا اور بیرم خاں نے اُسے قتل کر دیا۔ اس طرح مغلوں نے دہلی افغانوں کی طاقت بھی کمزور ہو گئی، بعد ازاں بچے کھچے افغانوں نے اطاعت قبول کر لی، مرکز میں اپنی پوزیشن بہتر بنانے کے بعد اکبر کے جرنیلوں نے کھوئے ہوئے علاقوں کی بازیابی کے لیے کوششیں تیز کر دیں۔ اس سلسلے میں انھوں نے گوالیار اور جونپور کو فتح کیا۔

س3۔ اکبر کی جانشینی کا حال بیان کریں۔

ج: 1605ءمیں اکبر کاانتقال ہوا۔انتقال سے قبل اُس نے شہزادہ سلیم کو اپنا جانشین مقرر کر دیا تھا۔1605ءمیں جب شہزادہ سلیم بادشاہ بناتو اُس نے نور الدین محمد جہانگیر کالقب اختیار کیا۔ یہ اکبر کی راجپوت بیوی جودھا بائی کے بطن سے تھا۔اکبر نے حضرت شیخ سلیم چشتیؒ کے ساتھ اپنی عقیدت کی بناپر اپنے بیٹے کانام سلیم رکھا۔اکبر، سلیم کو پیار سے شیخو بابا کہا کرتا تھا۔اکبر کی بڑی خواہش تھی کہ اُس کے تخت کاوارث پیدا ہواور وہ زندہ سلامت بھی رہے۔اس سلسلے میں اُس نے بہت سے منتیں بھی مانیں۔

اکبر نے سلیم کی پیدائش کے بعد اپنی منتیں پوری کیں۔وہ اپنے دار السلطنت سے پیدل حضرت شیخ سلیم چشتیؒ کے ہاں پہنچا۔اُس زمانے کے مشہور علمااور شعرا کو سلیم کی تعلیم و تربیت کے لیے مقرر کیا گیا۔اسے ترکی، عربی، فارسی اور ہندی زبانوں پر عبور حاصل تھا۔تاریخ جغرافیہ، علمِ نباتات، علمِ حیوانات، موسیقی اور مصوری پر اُس کی گہری نظر تھی۔وہ ایک اچھانشانے باز بھی تھا۔

س5۔ وضاحت کریں کہ شاہ جہاں کادورِ حکومت مغلیہ دور کاسنہری زمانہ کہلاتا ہے۔

ج: شاہ جہاں کادورِ حکومت مغلیہ دور کاسنہری زمانہ کہلاتاہے کیونکہ اسے ایک وسیع اور خوش حال ریاست ورثے میں ملی تھی۔ریاست میں امن وامان تھا۔ شاہ جہاں ایک پڑھا لکھااور سلجھاہواانسان تھا۔ وہ ایک فرض شناس اور جفاکش حکمران تھا۔ وہ اعلیٰ انتظام سلطنت، نظم ونسق اور عدل و انصاف کے لحاظ سے دوسرے حکمرانوں سے بہت بہتر تھا۔ شاہ جہاں کے دور حکومت میں صنعت وحرفت، تجارت، فن تعمیر اور علم وادب میں بہت ترقی ہوئی۔ شاہ جہاں نے دربار میں غیر اسلامی رسومات اور سجدہ تعظیمی کو ختم کر دیا۔اُس نے قمری سن رائج کیا۔اُس نے اپنے دربار میں اسلامی تقریبات بڑے اہتمام سے منانے کااہتمام کیا۔

س6۔ شاہ جہاں کے دور کی ثقافت اور فن تعمیر پر روشنی ڈالیں۔

ج: شاہ جہاں دارِ ثقافت اور فن تعمیر کا مختصر خاکہ ذیل میں پیش کیا گیا ہے۔

i۔ شاہ جہاں کا عہدِ حکومت مغلیہ دار ثقافت اور فن تعمیر کے عروج کا زمانہ تھا۔اس نے آگرہ میں اپنی چہیتی بیوی ممتاز محل کی قبر پر تاج محل تعمیر کرایا۔

ii۔ دہلی لال قلعہ بھی شاہ جہاں نے تعمیر کروایا۔اس کے اندر رنگ محل کی عمارت، دیوان خاص اور دیوانِ عام قابل دید ہیں، جن میں سرخ سنگ مرمر استعمال کیا گیا ہے۔

iii۔ شاہ جہاں نے لاہور میں شالامار باغ تعمیر کرایا، جس کا شمار دنیا کے خوبصورت باغوں میں ہوتا ہے۔

iv۔ مقبرہ جہانگیر کے قریب ہی اس کے وزیر اور ملکہ نور جہاں کے بھائی آصف جاہ کا مقبرہ ہے۔

v۔ شاہ جہاں کے عہد میں لاہور کے قلعہ میں شیش محل تعمیر ہوا۔

vi۔ لاہور میں اسی زمانے میں ایک مسجد وزیر خاں تعمیر کرائی گئی، جس پر بہترین پچی کاری کے نمونے موجود ہیں۔اس مسجد کے مینار اپنی وضع قطع کے لحاظ سے منفرد ہیں۔اس عمارت پر ایران کے فن تعمیر کااثر نمایاں ہے۔

vii۔ شاہ جہاں نے ٹھٹھہ میں ایک خوبصورت مسجد تعمیر کرائیں جس کے اندرونی گنبد پر سبز رنگ کے حاشیے بہت خوبصورتی سے بنائے گئے ہیں۔

viii۔ شاہ جہاں کی بیٹی جہاں آرا بیگم نے آگرہ میں جامع مسجد بنوائی۔اس کی اوپر تین گنبد بنے ہوئے ہیں۔

س۔ برصغیر پاک وہند میں پانی پت کی دوسری جنگ کن کے درمیان لڑی گئی؟

ج: مغلوں اور افغانوں کے درمیان۔

س۔ اکبر نے بنگال کب فتح کیا؟

ج: 1576ءمیں

س۔ جہانگیر کے عہد میں استاد منصور کس فن کا استاد تھا؟

ج: استاد منصور مصوری کے فن کا ماہر تھا۔

باب نمبر3: مغلیہ سلطنت کے معاشرتی اور ثقافتی حالات

س1۔ مغل بادشاہوں کی مذہبی پالیسی بیان کریں۔

ج: مغلیہ دورِ حکومت میں مذہبی رواداری اور برداشت کا بہت خیال رکھا گیا۔ مغل بادشاہوں کے حسن سلوک برداشت اور صلح جُو پالیسی سے مسلمانوں کے ساتھ غیر مسلم بھی بہت متاثر ہوئے۔ مغل بادشاہوں نے عوام میں مذہبی تعصب اور مخالفت کو ختم کیا۔ مغل بادشاہ اکبر نے غیر مسلموں کو بڑے بڑے عہدے اور مناصب دیے۔ مغلیہ دور میں فارسی کے ساتھ ہندی زبان کو بھی اہمیت دی گئی۔ مسلمانوں کے علاوہ غیر مسلموں کی جان، مال اور عزت کا مکمل تحفظ کیا گیا۔ مغلیہ فوج میں غیر مسلم فوجی بھی شامل کیے جاتے تھے۔ ہم کہہ سکتے ہیں کہ مغل بادشاہوں کی مذہبی پالیسی کی وجہ سے رعایا مغلیہ سلطنت کی وفادار بن گئی۔

س3۔ سکھ مذہب کے اہم خدوخال بیان کریں۔

ج: سکھ مذہب کے بانی بابا گرونانک 1469ء میں پنجاب کے ضلع ننکانہ صاحب میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد کا نام مہتہ کالو تھا جو ہندو تھے۔ بابا گرونانک ہندوازم کی تعلیمات سے متاثر نہ تھے۔ انھوں نے ایک نئے مذہب سکھ مذہب کی بنیاد رکھی۔ بابا گرونانک کی تعلیمات سکھوں کی مقدس کتاب ''گرو گرنتھ صاحب'' میں ملتی ہیں۔ بابا گرونانک مسلمان صوفیائے کرام سے بہت متاثر تھے۔ آپ نے اپنے پیروکاروں کو نسلی امتیاز ترک کرنے، توحید اور مساوات کی پیروی کرنے کا درس دیا۔ اٹھارویں صدی کے وسط میں جب مرکز میں مغلوں کی حکومت کمزور ہوئے تو صوبہ پنجاب اور سرحد (خیبر پختونخواہ) میں سکھوں نے زور پکڑا اور وہ پورے پنجاب پر قابض ہوگئے۔ سکھوں نے پنجاب پر 1801ء سے 1849ء تک حکومت کی۔ سکھ دورِ حکومت میں مشہور حکمران مہاراجہ رنجیت سنگھ کا نام آتا ہے۔ جس کا انتقال 1839ء میں ہوا۔ اس کے بعد آہستہ آہستہ سکھ حکومت زوال پذیر ہوتی گئی، آخرکار 1849ء میں انگریزوں نے سکھوں کو شکست دے کر پنجاب پر اپنی حکومت قائم کرلی۔

س5۔ مغلیہ دور میں فن تعمیر کی ترقی پر بحث کریں۔

ج: مغلیہ دور میں فن مصوری، خطاطی اور فن تعمیر میں بہت ترقی ہوئی۔ ہمایوں خطاطی اور مصوری سے گہرا لگاؤ رکھتا تھا۔ خواجہ عبد الصمد شیرازی اس کے دور کا بہت بڑا مصور تھا۔ ہندؤں میں کھیم کرن اور تارا مشہور تے ھ۔ جہانگیر نے ایک تصویر خانہ بھی تعمیر کروایا۔ شاہ جہاں اور اس کا بڑا بیٹا دارا سکوہ بھی مصوری کے بڑے شوقین تھے اور اس کام میں مہارت رکھتے تھے۔ فن تعمیر کو بھی مغل بادشاہوں نے فروغ دیا۔ آج بھی مغل بادشاہوں کی بنائی ہوئی عمارت ان کے فن تعمیر کی مُنہ بولتی تصاویر ہیں۔

مغل بادشاہوں کی بنائی گئی بہت سی عمارات مثلاً: تاج محل آگرہ، لال قلعہ، دہلی، جامع مسجد دہلی، شالامار باغ لاہور، شاہی قلعہ لاہور، بادشاہی مسجد لاہور اور مسجد وزیر خاں لاہور وغیرہ آرٹ کا بہترین نمونہ پیش کرتی ہیں۔ یہ تمام عمارات خوب صورتی اور انجینئرنگ کے فن میں اپنی مثال آپ ہیں۔ سیاح دور دور سے ان کو دیکھنے کے لیے آتے ہیں۔

س۔ سکھ مذہب کے بانی کون تھے؟

ج: بابا گرونانک

س۔ پرگنے میں کون سے پانچ افسر موجود رہتے تھے؟

ج: شقدار، منصف، مقدم، فوطہ دار، قانون گو

Note: History and Geography work given above will be done on History and Geography school copy. (learn alos)

نوٹ: ہسٹری اور جغرافیہ کا کام سکول کی کاپی پر لکھنا اور یاد کرنا ہے۔